امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

فیضانِ اذان

اس رسالے میں ـــــ

قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

ایمانِ مفصّل، ایمانِ مجمل، چھ کلمے

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا

4921389-90-91
2201479، 2314045-2203311
Email: maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضانِ اذان

یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پورا پڑھئے، قوی امکان ہے کہ آپ کی کئی غَلَطیاں سامنے آجائیں۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، ''جس نے قرآنِ پاک پڑھا، ربّ تعالیٰ کی حمد کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے ربّ عزوجل سے مغفِرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔'' (تفسیرِ دُرِّمنثور ج ۸ ص ۶۹۸ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''اذان'' کے چار حُروف کی نسبت سے اذان کے فضائل پر مُشتمل 4 رِوایات

۱ قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ''ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔'' (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۱ ص ۱۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

۲ موتی کے گنبد

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ معظّم ہے، میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرض کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت کے مُؤذِنوں اور اِماموں کیلئے۔ (کنزالعُمّال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۸۹۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

۳ گزشتہ گناہ مُعاف

سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر نیّتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہوجائیں گے اور جو ایمان کی بِنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (کنزالعمّال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۹۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿٤﴾ مچھلیاں بھی اِستغفار کرتی ھیں

حدیثِ پاک میں ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفرت کی دُعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُـــؤَذِّن جس وَقت اذان کہتا ہے فِرِشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارِغ ہو جاتا ہے تو فِرِشتے قِیامت تک اُس کیلئے مغفِرت کی دُعا کرتے ہیں۔ جو مُـؤَذِّنـی کی حالت میں مرجاتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور مؤَذِّن نَزع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رہتا ہے۔ (ملخص از تفسیر سورۃ یوسف للغزالی مترجم ص ۲۱ مرکز الاولیاء لاھور)

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا، ''اے عورَتو! جب تم بلال کو اذان و اِقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار دَرَجات بُلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔'' خواتین نے یہ سُن کر عَرض کی، یہ تو عورَتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ''مردوں کیلئے دُگنا۔''
(کنز العمّال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۱۰۰۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ عزوجل کی رَحمت پر قربان! اُس نے ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے دَرَجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدَر آسان فرمادیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوُجود بھی ہم غفلت کا شِکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل مُلاحظہ فرمایئے۔

''اَللّٰــہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' یہ دو کلمات ہیں اِسطرح پوری اذان میں ۱۵ کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُـــؤَذِّن جو کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔ ۱۵ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائیوں کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ فُجر کی اذان میں دومرتبہ اَلصَّــلٰوۃُ خَیْـرٌ مِّنَ النَّــوْم ہے تو فُجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہوگئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷ لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار دَرَجات کی بُلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی معافی ملی اور اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقامت میں دومرتبہ قَـــدْ قَـــامَـــتِ الــصَّـــلٰوۃ بھی ہے یوں اِقامت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اِقامت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحـاصِل اگر کوئی اسلامی بہن اِہتمام کے ساتھ روزانہ پانچوں نَمازوں کی اذانوں اور پانچوں اِقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اُسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو دُگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار دَرَجات بُلند ہونگے اور 3 لاکھ 24

ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہوگیا

حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صَحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخل کردیا ہے۔اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔چنانچہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالی عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتایئے، تو اُنہوں نے جواب دیا، اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دِن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سُنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔

(مُلَخَّص از ابنِ عساکر ج۴ ص ۴۱۲، ۴۱۳ دارالفکر بیروت)

اللّٰہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

گُنہِ گدا کا حِساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سِوا　　مگر اے عَفُوّ ترے عَفو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اذان و اِقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحِب کو چاہئے کہ اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر دونوں مل کر (بغیر سَکتہ کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کَلِمہ ہیں دونوں کے بعد سَکْتہ کرے (یعنی چُپ ہوجائے) اور سَکْتہ کی مِقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے، سَکْتہ کا تَرک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اِعادہ مُستَحَب ہے۔ (الدُّرُّ الْمُخْتار مَعَہٗ رَدُّ الْمحتار ج۲ ص ۶۶)

جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مُؤذِن صاحِب اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کر سَکتہ کریں یعنی خاموش ہوں اُس وَقت اللہ اکبر اللہ اکبر کہے۔ اِسی طرح دیگر کلمات کا جواب دے۔ جب مؤذِن پہلی بار اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہے یہ کہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ　　ترجمہ : آپ پر دُرود ہو یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(ردالمختار ج ۱ ص ۲۹۳ مصطفےٰ البابی مصر)

جب دوبارہ کہے یہ کہے:۔

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ　　ترجمہ : یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے:۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ　　ترجمہ : اے اللہ عزوجل! میری سننے اور دیکھنے کی قُوّت سے مجھے نفع عطا فرما۔ (ایضاً)

جوایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔ (ایضاً)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلاح کے جواب میں (چاروں بار) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہےاور بہتر ہے کہ دونوں کہے (یعنی مؤذِّن نے جوکہاوہ بھی کہےاور لاحول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملالے۔

مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ   ترجمہ: جو اللہ عزوجل نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا۔

(درمختار معہٗ ردالمحتار ج ۲ ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے،

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ   ترجمہ: تُو سچّا اور نیکوکار ہے اور تُو نے حق کہا ہے۔ (ایضاً ج ۸۳)

اِقامت کا جواب مُستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے فرق اتنا ہے، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں کہے،

اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ترجمہ: اللہ عزوجل اس کو قائم رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

(عالمگیری ج ۷ ص ۵۷)

''صَدَقتَ یارسولَ اللہ'' کے 14 حُرُوف کی نسبت سے اذان کے 14 مَدَنی پھول

مدینہ ۱﴾ پانچوں فَرض نمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے، جب جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وَقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سُنّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اس کا حکم مثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰)

مدینہ ۲﴾ اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مستحب ہے۔ (ایضاً ۶۲)

مدینہ ۳﴾ اگر کوئی شخص شہر کے باہَر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مدینہ ۴﴾ مسافر نے اذان و اِقامت دونوں نہ کہی یا اِقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صِرف اِقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وَہیں موجود ہوں۔ (درمختار معہ درمختار ج ۲ ص ۷۸)

مدینہ ۵﴾ وَقْت شروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وقْت سے پہلے کہہ دی یا وقْت سے پہلے شروع کی اور دَورانِ اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴) مؤذِّن صاحِبان کو چاہئے کہ وہ نقشہ نِظامُ الْاَوقات دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مؤذِّن صاحِبان وقْت سے پہلے ہی اذان شُروع کر دیتے ہیں۔ امام صاحبان اور اِنتظامیہ کی خدمت میں مَدَنی التجا ہے کہ وہ بھی اس مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) پر نظر رکھیں۔

مدینہ ۶﴾ خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۴۸)

مدینہ ۷﴾ عورتوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۲۱۴)

مدینہ ۸﴾ سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مدینہ ۹﴾ بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۹۹ / فتاویٰ رَضَویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۷۳)

مدینہ ۱۰﴾ خُنثٰی، فاسِق اگرچہ عالِم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غُسلا اور ناسمجھ بچّے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اِعادہ کیا جائے۔ (دُرِّمُختار معہٗ رَدُّ المحتار ج ۲ ص ۷۵)

مدینہ ۱۱﴾ اگر مؤذِّن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۸۸/عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مدینہ ۱۲﴾ مسجِد کے باہَر قبلہ رُو کھڑے ہو کر، کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر بُلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زِیادہ آواز بُلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

مدینہ ۱۳﴾ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سیدھی طرف مُنہ کر کے کہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح اُلٹی طرف منہ کر کے، اگرچہ اذان نَماز کیلئے نہ ہو مَثَلًا بچّے کے کان میں کہی۔ یہ پھرنا فقط مُنہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (دُرِّمُختار معہ ردّالمحتار ج ۲ ص ۶۶) بعض مؤذِّنین ''صلوٰۃ'' اور ''فلاح'' پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلا دیتے ہیں، یہ طریقہ غَلَط ہے۔ دُرُست انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کر لیا جائے اِس کے بعد لفظ ''حَیَّ'' کہنے کی ابتداء ہو۔

مدینہ ۱۴﴾ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خیرٌ مِنَ النّوم کہنا مستحب ہے۔ (دُرِّمختار معہٗ رَدُّالمحتار ج ۲ ص ۶۷) اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔

"اَذانِ بلالی" کے 9 حُروف کی نسبت سے جواب اذان کے 9 مَدَنی پھول

مدینہ۱﴾ اذانِ نَماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچّہ پیدا ہوتے وَقْت کی اذان۔ (رَدُّ المحتار ج۲ ص ۸۲)

مدینہ۲﴾ مُقتدِیوں کو خُطبے کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یِہی اَحْوَط (یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دوخطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دِل سے کریں، زَبان سے تَلَفُّظ اَصلاً نہ ہو تو حَرَج کوئی نہیں اور امام یعنی خطیب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دُعاء کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۸ ص ۳۳۰۔۳۰۱)

مدینہ۳﴾ اَذان سننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷) جُنُب (یعنی جسے جِماع یا اِحتِلام کی وجہ سے غُسل کی حاجت ہو) بھی اذان کا جواب دے۔ البتّہ حَیض ونِفاس والی عورت، خُطبہ سننے والے، نَمازِ جنازہ پڑھنے والے، جِماع میں مشغول یا جو قضائے حاجت میں ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۳)

مدینہ۴﴾ جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام وکلام اور جوابِ سلام اور تمام کام مَوقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تِلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔ (دُرِّمُختار معہ رَدُّ المحتار ج ۲ ص ۸۶/عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

مدینہ۵﴾ اذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اُٹھانا، رکھنا، چھوٹے بچّوں سے کھیلنا، اِشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

مدینہ۶﴾ جو اذان کے وَقْت باتوں میں مشغول رہے اس کا معاذَاللہ عزوجل خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مدینہ۷﴾ راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اُتنی دیر کھڑا ہو جائے چُپ چاپ سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص۵۷)

مدینہ۸﴾ اگر چند اَذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔ (دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۲ ص ۸۲)

مدینہ۹﴾ اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زِیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے لے۔ (ردُّ المحتار ج ۲ ص ۸۱)

"یامصطفیٰ" کے سات حُروف کی نسبت سے اِقامت کے 7 مَدَنی پھول

مدینہ۱﴾ اِقامت مسجِد میں امام کے عَین پیچھے کھڑے ہوکر کہنا بہتر ہے اگر عَین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مناسب ہے۔ (ملخص از: فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۷۲)

مدینہ۲﴾ اِقامت اذان سے بھی زِیادہ تاکیدی سنّت ہے۔ (دُرِّمُختار معہ ردُّ المحتار ج ۲ ص ۶۸)

مدینہ۳﴾ اِقامت کا جواب دینا مُستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

مدینہ۴﴾ اِقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سَکتہ نہ کریں۔ (دُرِّمُختار معہ ردُّ المحتار ج ۲ ص ۶۸)

مدینہ۵﴾ اِقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں دائیں بائیں مُنہ پھیریں۔ (دُرِّمُختار معہ ردُّالمحتار ج ۲ ص ۶۶)

مدینہ۶﴾ اقامت اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مؤذِن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

مدینہ۷﴾ اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر اِنتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اِسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اُس وَقت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے یِہی حکم امام کیلئے ہے۔ (ایضاً ص ۵۵)

"یاغوث الاعظم" کے گیارہ حُروف کی نسبت سے اذان دینے کے گیارہ مُستَحَب مواقع

(۱) بچّے (۲) مغموم (۳) مِرگی والے (۴) غضبناک اور بدمزاج آدمی اور (۵) بدمزاج جانور کے کان میں (۶) لڑائی کی شدّت کے وَقت (۷) آتَش زَدَگی (آگ لگنے) کے وَقت (۸) میّت دَفْن کرنے کے بعد (۹) جِنّ کی سرکشی کے وقت (یا کسی پر جِنّ سُوار ہو) (۱۰) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ نیز (۱۱) وَبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مستحب ہے۔ (دُرِّمُختار معہ ردُّ المحتار ج ۲ ص ۵۰)

مسجِد میں اذان دینا خِلافِ سنّت ہے

آج کل اکثر مسجِد کے اندر ہی اذان دینے کا رَواج پڑ گیا ہے جو کہ خلافِ سنّت ہے۔ "عالمگیری" وغیرہ میں ہے اذان خارِجِ مسجد میں کہی جائے مسجد میں اذان نہ کہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان

علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''ایک بار بھی ثابت نہیں کہ حُضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجِد کے اندر اذان دِلوائی ہو۔ (فتاوٰی رَضَویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۱۲) سیّدی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، مسجد میں اذان دینی مسجد و دربارِ الٰہی کی گستاخی ہے۔ (ایضاً ص ۴۱۱) صحنِ مسجد کے نیچے جہاں جُوتے اُتارے جاتے ہیں۔ وہ جگہ خارِج مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلّف مطابِقِ سنّت ہے۔ (ایضاً ص ۴۰۸) جُمُعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خُطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب کے منبر کے سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنّت ہے، جُمُعہ کی اذانِ ثانی بھی مسجد کے باہر دی جائے مگر مُؤَذِّن خطیب کے سامنے ہو۔ (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹)

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اِحیائے سنّت عُلَماء کا تو خاص فرضِ مَنصَبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اُس کیلئے حُکم عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں (اذان اور جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد کے باہَر دینے کی) اِس سنّت کو زِندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ (فتاوٰی رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۰۳)

رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے، ''جو فسادِ اُمّت کے وَقت میری سنّت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔'' اسے ''بیہقی'' نے زُہد میں رِوایت کی ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰) اِس مسئلہ کی تفصیل کیلئے فتاوٰی رَضَویہ ج ۵ ''بابُ الْاَذانِ وَالْاِقامۃ'' (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن) کا مُطالعہ فرمایئے۔

اذان سے پہلے یہ دُرود پاک پڑھئے

اَذان واِقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر دُرود وسلام کے یہ چار صیغے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

پھر دُرود وسلام اور اذان میں فَصل (یعنی گیپ) کرنے کے لئے یہ اعلان کیجئے،

'' اذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب دیجئے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ ''

اِس کے بعد اذان دیجئے۔ دُرود وسلام اور اِقامت کے درمیان یہ اِعلان کیجئے،

'' اِعتِکاف کی نیّت کرلیجئے، موبائل فون ہو تو بند کردیجئے۔ ''

اذان واِقامت سے قبل تَسمیہ اور دُرود وسلام کے مخصوص چار صیغوں کی مَدَنی اِلتجا اِس شوق میں کر رہا ہوں کہ اِس طرح میرے لئے

بھی کچھ ثواب جارِیہ کا سامان ہو جائے اور فَصل (یعنی گیپ رکھنے) کا مشورہ فتاویٰ رضویہ کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک اِستِفتاء کے جواب میں امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''دُرود شریف قبل اِقامت پڑھنے میں حَرَج نہیں مگر اقامت سے فَصل (یعنی علیحدگی) چاہیۓ یا دُرود شریف کی آواز، آوازِ اِقامت سے ایسی جُدا (مثلاً دُرود شریف کی آواز اِقامت کی بہ نسبت کچھ پَست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرود شریف جُزءِ اِقامت (یعنی اقامت کا حصّہ) نہ معلوم ہو۔ اَلَخ''

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۸۶)

وَسوَسہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری اور دَورِ خُلَفائے راشِدین علیہم الرضوان میں اذان سے پہلے دُرود شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہٰذا ایسا کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

جوابِ وَسوَسہ

اگر یہ قاعِدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اُس دَور میں نہیں ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نِظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بے شمار مثالوں میں سے فقط ۱۲ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مُبارَک دَور میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔ (۱) قرآنِ پاک پر نُقطے اور اِعراب حَجاج بن یوسُف نے ۹۵ھ میں لگوائے (۲) اِسی نے خَتمِ آیات پر علامات کے طور پر نُقطے لگوائے (۳) قرآنِ پاک کی چھپائی (۴) مسجد کے وَسْط میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاق نُما محراب پہلے نہ تھی وَلید مَروانی کے دَور میں سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِیجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس سے خالی نہیں (۵) چھ کلمے (۶) علمِ صَرف ونَحْو (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی اَقسام (۸) درسِ نِظامی (۹) شرِیعت وطریقت کے چار سلسلے (۱۰) زَبان سے نَماز کی نیّت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذَرِیعہ سفرِ حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذَرِیعہ جہاد۔

یہ سارے کام اُس مبارَک دَور میں نہیں ہوتے تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان و اِقامت سے پہلے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہو گیا! یادرکھئے کسی مُعامَلے میں عَدَمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دَلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ بدعتِ حَسَنہ اور مُباح یعنی اچھی بدعت اور جائز ہے اور یہ اَمْرِ مُسَلَّم ہے کہ اذان سے پہلے دُرود شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہٰذا منع نہ ہونا خود بخود ''اِجازت'' بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حُضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب اِرشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب ''کتابُ العلم'' میں سلطانِ دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ اجازت نشان موجود ہے:۔

مَن سن فِي الاِسلام سنة حَسَنَة فعمِل بها بعده كتِبَ له مِثل اجرِ منْ عمل بها وَلا ينقصُ منْ اجورِهم شَئٌ

''جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اَجر بھی اس کے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے اَجر میں کمی نہیں ہوگی۔''

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے اذان واِقامت سے قبل دُرود وسلام کا رَواج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جارِیہ کا مستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہوسکتا ہے کسی کے ذِہن میں یہ سُوال ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، ''كُلُّ بِدعَةٍ ضَلالَةٌ وَّ كُل ضلالةٍ فِي النَّار'' یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اس حدیث شریف کے کیا معنیٰ ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت سے مُراد بدعتِ سیِّئَہ یعنی بُری بدعت اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی سنّت کے خلاف یا سنّت کو مٹانے والی ہو۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اُصول اور قواعِدِ سنّت کے مُوافِق اور اُس کے مطابق قِیاس کی ہوئی ہے (یعنی شرِیعت وسنّت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو بدعتِ حَسَنہ کہتے ہیں اور اس کے خلاف وہ بدعت گمراہی کہلاتی ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللُّمعات ج ۱ ص ۱۲۵)

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

نماز پڑھنے کے لئے آؤ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

نجات پانے کے لئے آؤ

نجات پانے کے لئے آؤ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے

اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَا ۨالْوَسِیْلَۃَ

وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًامَّحْمُوْدَا ۨالَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادِ ط

بِرَحْمَتِکَ یٰٓااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ : اے اللہ اس دعوۃ تامہ اور صلوٰۃ قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دِن کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ

مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ترجمہ : میں ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں علیہم السلام پر قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر کا خالق اللہ عزوجل ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَاھُوَبِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖٓ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ ط

ترجمہ : میں ایمان لایا اللہ عزوجل پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے اور زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

چھ کلمے

اوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم)

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

ترجمہ : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

ترجمہ : اللہ عزوجل پاک ہے اور سب تعریف اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ عزوجل بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ عزوجل کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ : اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ہے بادشاہی اور اسی کے لئے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ
اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

ترجمہ : میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رَدِّ کُفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ
تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ
وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ : اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔